بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو ماہ کے حمل کے بعد آنے والے خون کا شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ کو دو مہینے کا حمل ساقط ہونے کے بعد صرف دس دن تک خون آیا، اس کے بعد دوبارہ نہیں آیا، اب کچھ عورتیں کہہ رہی ہیں کہ اس کے لیے چلہ پورا کرنا ضروری ہے کہ چالیس دن تک نماز، روزہ اور تلاوت نہیں کر سکتی۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ ان عورتوں کی بات درست ہے یا نہیں؟ نیز اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں ان عورتوں کی بات درست نہیں، محض غلط فہمی و علمِ دین سے دوری کی دلیل ہے۔ اور ہندہ کے لیے حکم شرعی یہ ہے کہ غسل کر کے نمازیں ادا کرنا شروع کر دے، اسے چالیس دن تک تاخیر کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، اگر تاخیر کی اور فرض نمازیں نہیں پڑھے گی تو گنہگار ہوگی۔

مسئلہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حمل کے اعضاء بننے کی مدت چار ماہ (تقریباً 120 دن) ہے، جو حمل اعضاء (مثلاً ہاتھ، پاؤں یا انگلی وغیرہ) بننے سے پہلے ساقط ہو جائے، تو شرعی احکام کے لحاظ سے یہ حمل کالعدم (نہ ہونے کے برابر) شمار ہوگا اور عورت نفاس والی نہیں ہوگی، اب اس کے بعد آنے والا خون اگر حیض کی شرائط پر ہے، تو حیض کا ورنہ استحاضہ کا ہوگا۔ پوچھی گئی صورت میں چونکہ دو ماہ کا حمل ساقط ہوا ہے، جس کے اعضاء نہیں بنے تھے اور اس کے بعد آنے والا خون حیض کی شرائط کے مطابق بھی ہے کہ پاکی کی مدت (کم از کم پندرہ دن) کے بعد ہے اور تین دن سے زائد ہے، لہٰذا یہ خون حیض کا کہلائے گا۔ اور یہ خون اپنی آخری مدت (زیادہ سے زیادہ دس دن) پر ختم ہوا، تو اس کے بند ہونے کے بعد ہندہ غسل کر کے نماز، روزہ اور تلاوت وغیرہ کا اہتمام کرے گی۔ (البحر الرائق، 4/230-درمختار مع ردالمحتار، 1/549-فتاویٰ رضویہ، 23/383-بہار شریعت، 2/239)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ اکتوبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net